مکتوب امیر ایدہ اللہ تعالیٰ

مجاہدہ کا مہینہ

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

جو لوگ ہمارے لئے اپنا پورا زور لگاتے ہیں۔ ہم یقیناً انہیں اپنے رستوں پر چلاتے ہوئے منزل مقصود پر پہنچا دیتے ہیں

محترم برادران و خواہران جماعت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اگر مصلحت الٰہی یہی ہے کہ قرآن کریم کو دنیا میں پہنچانے اور اسلام کو دنیا میں پھیلانے میں ہم اس وقت کامیاب نہ ہوں اور اس وعدہ الٰہی لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کے لئے کوئی اور وقت اور کوئی اور جماعت مقدر ہے، کیونکہ یہ وعدہ تو اٹل ہے تو بھی ہم ناکام نہیں۔ موت تو ناگزیر ہے۔ آنیوالی چیز ہے۔ آج آئے یا کل آئے۔ لیکن اگر وہ اس عالت میں ہم پر آئے کہ ہم اس کے دین کے پھیلانے کے لئے رستے ڈھونڈھ رہے ہوں۔ یا رستے ہمارے سامنے ہوں مگر وہ سامان ڈھونڈھ رہے ہوں جس سے اس کا دین دنیا میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ تو اس سے بڑھ کر کامیابی اور خوشی کی موت بھی کوئی نہیں ؎

گر نباشد بدولت رہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

نتائج کا مترتب کرنا نہ کرنا خدا کا کام ہے ہمارا کام ڈھونڈنا ہے۔ جدوجہد کرنا ہے۔ لیکن جدوجہد شرط ہے۔ اپنے آپ کو والذین جاھدوا فینا کا مصداق بنانا ضروری ہے پھر کامیابی بھی دور نہیں۔ ہم نہیں تو ہمارے بعد کام کو سنبھالنے والے یقیناً کامیابی کی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ مگر جو کام کرتے کرتے مر جائیں۔ وہ بھی کامیاب ہی ہیں۔ اس وقت رمضان کا مہینہ جو مسلمان قوم کے مجاہدہ کا مہینہ ہے ہمارے سامنے ہے۔ اس مہینہ میں میں جماعت کی ایک متحدہ کوشش کو چاہتا ہوں جس کیلئے میں جماعت کے بزرگوں کو، نوجوانوں کو، خواتین کو مخاطب کر رہا ہوں دنیا میں وہ بھی لوگ ہیں جو محض چھوٹے چھوٹے دنیوی مقاصد کیلئے اپنی مملکتوں کی توسیع کے لئے۔ اپنی قوموں کی مالی برتری کیلئے خون اور آگ سے کھیل رہے ہیں۔ کیا ہم خدا کے دین کی توسیع کے لئے، نسل انسانی کو روحانی رنگ میں مالدار کرنے کے لئے۔ اسے خدا کے آگے گرنا اور جھکنا سکھانے کے لئے چار آنسو نہیں بہا سکتے ہم اپنے سینوں میں خدا کی محبت کی آگ مشتعل نہیں کر سکتے؟ میں آپ سے کوئی بڑا مطالبہ اس وقت نہیں کر رہا۔ مطالبہ تو بہت چھوٹا ہے مگر اس کے نتائج یقیناً بہت بڑے ہیں۔ رمضان کی رات کو کونسا اسلام کا فرزند نہیں اٹھتا کونسی دختر اسلام بیدار نہیں ہوتی؟ ہاں سحری کی تیاری کے لئے اور سحری کھانے کے لئے ہم سب اٹھتے ہیں۔ تو صرف ان ایام کیلئے میرا مطالبہ صرف اس قدر ہے کہ سب کے سب بزرگان جماعت۔ نوجوانان قوم، ہاں وہ بھی جن کے قدموں کے نیچے جنت ہے کم از کم دو رکعت نماز تہجد ضرور پڑھیں اور زیادہ جس قدر اللہ تعالیٰ کسی کو توفیق دے۔ دو رکعت نماز کیلئے پندرہ منٹ بھی وقت کافی ہو سکتا ہے۔ اور اگر حضوری قلب میسر آجائے تو ایک گھنٹہ بھی اس کے لئے کم ہے۔ کوئی پہلی رات تا صبح پڑھے تو اس کا اختیار ہے۔ مگر رمضان کی اصل نماز تہجد ہی ہے یعنی پچھلی رات کی نماز۔ اور اس میں اور کئی فوائد بھی ہیں۔ جو شخص صرف سحری کیلئے اٹھیگا وہ اگر نماز نہیں پڑھتا تو اغلب یہ ہے کہ کلی کی اور بغیر اشتہا کے کھانے پر بیٹھ گیا اور کھا ناکھایا اور پھر سو رہا۔ لیکن جو شخص سحری کے ساتھ نماز تہجد کو (خواہ دو رکعت ہی ہوں) اپنے لئے لازم کریگا۔ وہ اٹھ کر مسواک کریگا وضو کریگا پھر دو رکعت نماز پڑھیگا تو کھانے کی اشتہا بھی اس کے اندر پیدا ہو جائے گی۔ اور پھر اتنے میں نماز فجر کا وقت بھی قریب ہوگا۔ تو وہ فجر کی نماز پڑھ کر ہی آرام کریگا۔ مگر اس سے بڑھ کر یہ کہ انسان کے قلب میں نماز کی لذت سوائے تہجد کے پیدا ہی مشکل سے ہوتی ہے۔ پانچ وقت کی نماز بسا اوقات ایک بوجھ سا بنی رہتی ہے۔ اور لذت اور کشش اس میں پچھلی رات کی نماز سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح دو رکعت پچھلی رات کی نماز رمضان میں اپنے اوپر لازم کر لینے سے دوسری نمازوں کے اندر ایک لذت پیدا ہو جائے گی اور نماز کی اصل غرض کو پانا آسان ہو جائیگا۔

ان سب فوائد کے ساتھ جو اس وقت میری غرض ہے۔ وہ غلبۂ اسلام کے لئے ایک مجاہدہ ہے۔ دنیا میں اس وقت وہ حالات پیدا ہو چکے ہیں جو گولوں اور توپوں اور بموں کے لرزا دینے والی آوازوں سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے کے سوائے اور اسلام کی اخوت میں منسلک ہونے کے سوائے دنیا کی نجات کا کوئی دوسرا رستہ نہیں رہا کسی کو اچھا لگے یا برا۔ سچ یہی ہے کہ نہ کسی قوم کو اس کی ہوائی کشتیاں بچا سکتی ہیں اور نہ اس کی آبی کشتیاں۔ یہ دنیا کی طاقت کے سامان جب ذہنیت بگڑ چکی ہو ——— ہلاکت کے سامان ہیں نہ نجات کے یہ محض ایک دھوکا ہے کہ کوئی قوم یہ سمجھ لے کہ مجھے میری ہوائی کشتیاں بچا لیں گی۔ اور کوئی یہ سمجھ لے کہ مجھے میری آبی کشتیاں بچا لیں گی حالانکہ بچانے والی چیز صرف یہ ہے کہ ان دونوں قسم کی کشتیوں کے بھروسہ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے آگے کوئی قوم گر جائے ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

تو اس وقت جب ارادہ الٰہی یہ ہو چکا ہے کہ اسلام کے غلبہ کے لئے رستے کھل جائیں۔ اگر سب مسلمان نہیں تو ایک اس چھوٹی سی جماعت کے جس نے خدا کے کلام کو دنیا میں پہنچانے خدا کے دین کو دنیا میں پھیلانے خدا کے نام کو دنیا میں بلند کرنے کا مقصد عظیم اور یہی واحد مقصد اپنے سامنے رکھا ہے۔ سب مرد اور عورتیں، بڑھے اور جوان خدا کے آگے گریں صرف ایک ماہ رمضان کے لئے، جو مسلمانوں کے مجاہدہ کا مہینہ ہے گریں۔ اور نوجوانوں کو میں بالخصوص مخاطب کرتا ہوں۔ اس لئے کہ جو نوجوان خدا کے آگے گرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہوتا ہے۔ دنیا کی ہوس کی آگ کو جو اب جہنم کی کھلی صورت اختیار کر کے دنیا پر نمودار ہو چکی ہے بجھانے کے لئے، اپنے دلوں کے اندر خدا کی محبت کی آگ جلائیں۔ انسانی خون کی بنی ہوئی ندیوں کو آنسوؤں کے چند قطروں سے روکنے کے لئے مجاہدہ کریں۔ ہاں یہ خواب و خیال کی باتیں نہیں۔ اس سے پیشتر بھی تاریخی مثالیں ملتی ہیں کہ کس طرح ہوس انسانی کی جلائی ہوئی آگ کو جسے کوئی پانی فرو نہ کر سکتا تھا درد مند دلوں کے چند آنسوؤں نے بجھا دیا۔ اور آج بھی دنیا وہ نظارہ دیکھ سکتی ہے بشرطیکہ کوئی جماعت اس عزم کے ساتھ کھڑی ہو جائے

ہاں ہماری دعا صرف اسلام کے غلبہ کیلئے ہوگی۔ کیونکہ ہم یقین کے ساتھ یہ جانتے ہیں کہ اسلام کے غلبہ میں ہی دنیا کی نجات کا راز مضمر ہے۔ اس غلبہ کیلئے جس مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ وہ ابھی ہماری طرف سے نہیں ہوا۔ آؤ اس میں ماہ رمضان کی راتوں کی دعاؤں کے ذریعہ سے قوت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان دو رکعت نماز میں جن کے لئے میں اس وقت بغیر کسی استثناء کے جملہ احباب جماعت سے درخواست کر رہا ہوں۔ ہماری دعا صرف ایک ہی ہو۔ اور وہ دعا غلبہ اسلام کیلئے ہو جب ہم سورہ فاتحہ پڑھیں تو اس وقت بھی یہی مقصد ہمارے سامنے ہو۔

الحمد للّٰہ رب العالمین۔ اے اللہ تو سارے جہانوں کی ربوبیت کرتا اور انہیں کمال تک پہنچاتا ہے تو اس وقت ان لوگوں کی ربوبیت اپنے قرآن کے ساتھ فرما۔ جو گمراہی میں پڑے ہوئے اور تیری اس نعمت سے محروم ہیں اور ہماری بھی ربوبیت فرما۔ اور ہمیں وہ سامان عطا فرما جن کے ساتھ ہم تیرے قرآن کو اور تیرے نام کو دنیا میں پہنچا سکیں۔ ہاں اس جماعت کی ربوبیت فرما جس نے تیرے اس روحانی رزق کو دنیا میں پہنچانے کا مقصد واحد اپنے سامنے رکھا ہے۔

الرحمٰن الرحیم۔ تیرا رحم اتنا بڑا ہے کہ انسانی التجا کے بغیر بھی جوش میں آتا ہے۔ اور تیرے ہی رحم سے انسان کی کی کوشش بھی بارآور ہوتی ہے۔ پس تو اپنی رحمانیت سے ان گمراہی میں پڑے ہوئے لوگوں کو اپنے قرآن کی طرف سے ہدایت دے۔ اور وہ سامان پیدا کر دے کہ وہ مجبور ہو کر تیرے قرآن کے آگے جھکیں اور دنیا کی ہوس کی آگ کی جگہ ان کے دلوں میں اپنی محبت کی آگ مشتعل کر دے۔ اور ہماری ناچیز کوششوں کو بھی بارآور فرما۔ کہ ہم تیرے اس پاک پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا سکیں۔

مالک یوم الدین۔ تو ہمارا رحیم و کریم مالک ہے اور ہم تیرے عاجز و نالائق بندے ہیں۔ ہمارے اندر، میرے اندر، میری جماعت کے اندر کمزوریاں بھی ہیں۔ تیرے حکموں کی نافرمانی بھی ہو جاتی ہے۔ کمزوریوں اور نافرمانیوں کو اپنے مالکانہ اختیار سے معاف فرما۔ اور ہماری کمزوریوں اور نافرمانیوں کو ہماری کوششوں کے بارآور ہونے میں روک نہ ہونے دیجیو۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے نام کو دنیا میں بلند کرنا چاہتے ہیں۔ یہی ہماری زندگیوں کا مقصد واحد ہے۔ مگر ہم کمزور ہیں۔ تعداد میں تھوڑے ہیں اور کام بہت بڑا ہے۔ ہاں دنیا کی اصلاح وہ عظیم الشان کام ہے کہ جس کے سامنے تیرے رسول بھی جنہیں تو اسی غرض کے لئے دنیا میں بھیجتا رہا ہے اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہیں اس لئے ہم تجھ سے مانگتے ہیں۔ کمزور عاجز گنہگار تیری ہی مدد مانگتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم عاجز ہو کر رستہ میں ہی رہ جائیں۔ اس کام کو تکمیل تک پہنچانے میں تو ہمارا مددگار رہیو۔ اور ہماری جماعت کو وہ نصرت عطا فرما۔ جو اپنا نام دنیا میں پھیلانے والوں کو تو عطا فرمایا کرتا ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین

انعمت علیھم۔ تو اپنے بندوں پر بڑے بڑے انعام فرماتا رہا ہے۔ اور جن لوگوں کو اپنا نام بلند کرنے کے لئے تو نے چنا یا جنہوں نے ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تیرے نام کو دنیا میں بلند کرنا اپنی زندگیوں کا مقصد ٹھہرایا۔ انہیں تو نے کبھی ناکام نہیں کیا۔ بلکہ عظیم الشان مخالفتوں کو مٹا کر تو انہیں دنیا میں کامیاب فرماتا رہا ہے اور تیرا وعدہ بھی ہے انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا۔ پس ہمیں سیدھے رستہ پر چلا کر وہی انعام عطا فرما۔ جو تو پہلوں کو عطا فرماتا رہا ہے۔ اور اسی طرح سے اپنے دین کے پھیلانے میں اور اپنے نام کے بلند کرنے میں ہمیں کامیاب فرما۔ جس طرح محمد رسول اللہ صلعم اور آپ کے ساتھیوں کو کامیاب فرمایا۔ اور اپنی نصرتوں کی ہوا ہمارے لئے اسی طرح چلا جس طرح تو نے ان کیلئے چلائی تھی۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے اسی طرح ہم پر کھول دے۔ جس طرح تو نے ان پر کھول دیئے تھے۔ اور ہماری قبولیت کو اسی طرح پھیلا دے۔ جس طرح تو نے ان کی قبولیت کو پھیلایا تھا۔

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین! اے آقا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہودیوں کی طرح دنیا کو غرض بنا کر دین کو پھیلانا ہی چھوڑ دیں۔ جیسے آج مسلمانوں کی حالت ہو گئی ہے۔ یا عیسائیوں کی طرح غلو کر کے ایک غلط عقیدہ کی ترویج کے لئے اپنی طاقتوں کو تباہ کر دیں۔ جیسے آج ہمارے قادیانی دوستوں کی حالت ہو گئی ہے۔ سورہ فاتحہ کے بعد پچھلی رکعت میں سورہ بقرہ کی آخری دو یا تین آیات پڑھی جائیں۔ اور ان میں بالخصوص اس دعا پر زور دیا جائے جس پر یہ سورت ختم ہوتی ہے۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ اے ہمارے رب تیرے دین کو دنیا میں پھیلانے کیلئے یہ ایک چھوٹی سی جماعت کھڑی ہوئی ہے۔ مگر ہم کمزور ہیں۔ اگر ہم میں سے کسی سے کوئی بھول ہو جائے یا خطا ہو جائے تو اس پر گرفت نہ فرمائیو۔

ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا۔ اے خدا ہم سے پہلے لوگ عہد شکنی کر کے تباہ ہو گئے تو ہماری جماعت کو ہاں اس کے ہر ایک فرد کو عہد شکنی کے گناہ کے ارتکاب سے بچائیو۔ ہم نے تیرے مامور کے ہاتھ پر یہ عہد کیا تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اور تیرے قرآن کو دنیا میں پہنچانا اور تیری عظمت کو دنیا پر ظاہر کرنا۔ ہر قسم کے باطل کا مقابلہ کر کے تیرے دین کی حقانیت کا قائم کرنا ہمارا سب سے پہلا کام ہوگا۔ ہم دنیا کے لوگوں کی طرح اپنے اور اپنی جماعت کے سیاسی اقتدار کے پیچھے نہ پڑیں گے۔ بلکہ محض تیری عظمت، تیرے رسول کی عظمت، تیرے قرآن کی عظمت۔ تیرے دین کی عظمت کو قائم کرنا ہمارا کام ہوگا۔ سو تو ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ہم اس عہد پر قائم رہیں اور کوئی شخص ہم میں سے عہد شکنی کر کے ہلاکت میں نہ گرے۔

ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ۔ اے خدا ہماری ہمتیں کمزور ہیں۔ ہمارے دل ناتواں ہیں۔ تو ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔ اور جو بوجھ تو نے ہم پر ڈالا ہے۔ اس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت بھی عطا فرما۔

واعف عنا۔ اے خدا تو ہم سب کی خطاؤں اور گناہوں اور کمزوریوں کو معاف فرما۔ تیرے دین کو صرف وہی جماعت پھیلا سکتی ہے جو متحد العمل ہو کر تیرے رستے میں جدوجہد کرے پس اگر ہم میں سے کسی سے تیرے حکم کی نافرمانی ہو گئی ہے۔ یا کسی نے دوسرے کی حق تلفی کی ہے تو تو ہی اسے بھی معاف فرما۔ اور مجھے بھی معاف فرما۔ ہاں اے مالک تو ہمیں یہ بھی توفیق دے کہ ہم ایک دوسرے کی خطا کو معاف کرنے والے ہوں۔ اور تو ہم سب کی خطاؤں کو معاف کرنے والا ہو۔

واغفر لنا۔ اے خدا تو میری بھی حفاظت فرما۔ اور میرے بھائیوں کی بھی حفاظت فرما۔ ان کی بھی جو میرے ساتھ نیکی کرتے ہیں۔ اور ان کی بھی جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہاں تو ہمارے قلوب کی اصلاح فرما کہ ہم ایک دوسرے کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اور تو ہمارا آقا ہم سب کی حفاظت کرنے والا ہو۔

وارحمنا۔ اے خدا تو اس جماعت پر رحم فرما بیشک ہم میں کمزوریاں ہیں اور ہم تھوڑے ہیں۔ مگر اس وقت تیرے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لئے یہی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جب تک اس پر تیرے رحم اور فضل کے دروازے نہ کھلیں۔ تیرا دین دنیا میں پھیل نہیں سکتا۔ پس اے آقا۔ تو اپنے رحم اور فضل کے دروازے اس جماعت پر کھول دے۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم ایک دوسرے پر رحم کر کے تیرے رحم کے مستحق ٹھہریں۔ اور تو ہم سب پر رحم فرما۔

انت مولنا۔ تو ہمارا مولا اور آقا ہے۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ ہم ہی نالائق ہیں کہ تیری بندگی کا، تیری خدمت کا حق ہم سے ادا نہیں ہوتا۔ مگر اے ہمارے کارساز! تو اپنے رحم سے ہماری دستگیری فرما۔ اور ہمیں اس قابل بنا کہ ہم تیرے بندے کہلا سکیں۔ تیرے فرمانبردار رہیں۔ اور تیرے نام کو دنیا میں بلند کرنے والے ہوں۔

فانصرنا علی القوم الکافرین۔ اے آقا دنیا میں کفر اور شرک کا غلبہ ہے اور تیرا وہ پاک کلام جو دنیا کی ہدایت کے لئے نازل ہوا تھا۔ آج خود کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ یہاں تک کہ اس کے نام لیوا بھی اسے دنیا میں پہنچانے کا نام نہیں لیتے مگر تیرا وعدہ ہے کہ تو اسے دنیا میں غالب کریگا اور تیرا وعدہ ٹل نہیں سکتا۔ انت الحق ووعدک الحق۔ تو بہتر جانتا ہے کہ تو کس طرح اسے دنیا میں غالب کریگا۔ ہمیں بھی تیری ہی طرف سے ایک آواز دینے والے کی آواز پہنچی کہ اسلام کے غلبہ کا وقت آ گیا۔ اور ہمارے ناتوان ہاتھوں نے اس عظیم الشان بوجھ کو اٹھانے کے لئے قدم اٹھایا۔ ہمارے مردہ دلوں میں اسی آواز سے ایک زندگی کی حرکت پیدا ہوئی۔ اور یہ آرزو پیدا ہوئی کہ ہم تیرے قرآن کو دنیا میں پہنچائیں۔ اور تیرے نام کو دنیا میں بلند کریں مگر کفر و شرک کے مقابل میں ہماری کمزور جماعت کی حالت ایسی ہے جیسے ایک پہاڑ کے سامنے چیونٹی ہو۔ ہاں تیرے وعدے نے ہی ہمارے دلوں میں کچھ قوت پیدا کی ہے۔ لیکن تیری نصرت کے ہم سب سے زیادہ محتاج ہیں۔ تو ہمیں کفر پر اور کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم تیری نصرت کے اہل نہیں۔ کیونکہ ہم نالائق ہیں۔ مگر اے خدا تیرا دین، تیرا قرآن۔ تیرا رسول۔ تیری نصرت کے اہل ہیں۔ تو ان کی نصرت فرما۔ ہاں اسی طرح آج بھی نصرت فرما۔ جس طرح تو نے پہلے نصرت فرمائی تھی۔ تیری قوت ہمارے ناتواں ہاتھوں میں کام کرنے والی ہو۔ تیرا نور ہمارے تاریک دلوں میں روشنی پیدا کرنے والا ہو۔ اور ہم تیرے ان وعدوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھیں کہ یورپ اور امریکہ کے مادہ پرست اور ہندوستان اور چین و جاپان کے بت پرست تیرے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوں۔

میں نے صرف یہ ایک خاکہ دیا ہے کہ جب ہم تہجد کے لئے کھڑے ہوں۔ تو ہمارے دلوں میں کیا خیالات موجزن ہوں۔ اس وقت ہم سب چیزوں کو بھول جائیں۔ اور ایک ہی خیال ہمارے دلوں پر غالب ہو یعنی دین حق کے دنیا میں غلبہ کی آرزو۔ اور اس کمزور جماعت پر جو اس آرزو کو لے کر نکلی ہے۔ رحم اور فضل کی دعا جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا درد دیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس جماعت میں ایسا درد رکھنے والے بہت ہیں۔ ان کے دلوں میں، ان کی دعاؤں میں، ان کی آواز میں وہ قوت ہے۔ جو مجھ میں نہیں۔ لیکن اگر کمزور اور طاقتور چھوٹے اور بڑے غریب اور مالدار، مرد اور عورتیں سب کے سب دعاؤں میں لگ جائیں۔ اور جماعت کی دعا میں وہ برکت ہوتی ہے جو ایک آدمی کی دعا میں نہیں ہوتی۔ تو مجھے یقین ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم، اس کی نصرت اور تائید کے اس طرح جاذب بن جائیں گے۔ جس سے دین حق کو ایک زبردست قوت پہنچے گی۔

سورہ فاتحہ اور قرآن کریم کو پڑھتے ہوئے دعائیں کرنا سنت نبوی ہے۔ لیکن سب سے افضل دعا وہ ہے جو سجدہ کی حالت میں انسان کرتا ہے۔ افضل سے میری مراد یہ ہے کہ قبولیت کے لحاظ سے وہ بہت بلند مرتبہ پر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں انسان کا دل عاجزی میں اس حد تک گرا پڑا ہوتا ہے جہاں تک وہ گر سکتا ہے۔ اور جس قدر انسان نیچے گرے گا۔ اسی قدر اس کی دعا اوپر چڑھے گی۔ پس سجدہ میں بھی یہ سب دعائیں ہوں یا ایسی ہی اور دعائیں جو اس وقت انسان کے دل سے اٹھیں۔ بلکہ رکوع اور سجدے میں جب انسان سبحان ربی العظیم یا سبحان ربی الاعلیٰ پکار رہا ہو تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور علو کے ساتھ جو خیال اس کے دل پر غالب ہو وہ یہی ہو کہ جب ہمارا آقا ہماری ربوبیت فرمانے والا اس قدر عظمت اور علو کا مالک ہے۔ جہاں تک انسان کا وہم بھی نہیں پہنچ سکتا۔ تو ہم اپنے عاجز بندوں کی ربوبیت بھی وہ اسی طرح فرمائے کہ ہم کو پستی اور ذلت کے مقام سے اٹھا کر جو محض دنیا پر جھکے ہوئے انسان کا مقام ہے وہ اس عظمت اور علو کے مقام پر پہنچائے۔ جہاں اس کے پاک بندے کھڑے ہوتے ہیں۔ جن کی غرض دنیا میں خدا کا نام بلند کرنا اور انسانوں کے دلوں کی اصلاح کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح التحیات میں آنحضرت صلعم پر درود پڑھتے ہوئے یہی تڑپ دل میں ہو کہ محمد صلعم کی قبولیت دنیا میں پھیلے اور ہم اس قبولیت کے پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ ان الفاظ کو کوئی شخص یاد کر کے اس کے مطابق دعا کرے بلکہ میری خواہش یہ ہے کہ جن خیالات کو میں نے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ ان خیالات کو اپنے دل میں لیا جائے اور پھر جو دعا ہو۔ وہ دل سے اٹھے۔ خدا کے ہاں قبولیت زبان کے لفظوں کو نہیں۔ بلکہ دل کی تڑپ کو ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے سب احباب کو یہ توفیق دے کہ وہ جیسا کہ میں نے خواہش کی ہے۔ سب کے سب بلا استثنا کریں۔ مجاہدہ میں شامل ہوں۔ فوج میں کمزور سپاہی بھی ہوتے ہیں اور طاقتور بھی۔ مگر سپاہی ہونے کے لحاظ سے سب یکساں ہوتے ہیں۔ اسی طرح کسی کا مجاہدہ کمزور ہو کسی کا طاقتور، کسی کی دعاؤں میں زیادہ اثر ہو کسی کی دعاؤں میں کم۔ مگر مجاہدہ کے لحاظ سے سب یکساں ہوں گے اور طاقتوروں کے ذریعہ کمزوروں کو اور کمزوروں کے ذریعہ سے طاقتوروں کو قوت ملے گی۔ اور سب کے ذریعہ سے خدا کے دین کو قوت ملے گی۔ وھو المراد

اللھم انصرنا علی القوم الکافرین

والسلام

خاکسار محمد علی